REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 51/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۴   شمارہ ۴۵

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian.

یکم ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ   ۶ر نبوت ۱۳۵۴ ہش   ۶ر نومبر ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ر نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور مورخہ ۲۹ر اکتوبر کو بخیریت مرکزِ سلسلہ ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام اپنے محبوب امام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳ر نبوت (نومبر) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۳ر نبوت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تاحال ماریشس کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے بعد واپس تشریف نہیں لائے اور عنقریب واپس تشریف لانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ مقدس خاندان کے باقی افراد قادیان میں خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ٭

○

ناصر آباد (کشمیر) میں مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا پہلا سالانہ اجتماع

ایمان افروز دینی ماحول میں خدام کی علمی و تربیتی تقاریر اور ورزشی مقابلے

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منہاشی مبلغ سلسلہ احمدیہ

ماہِ ستمبر کے اوائل میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ صوبہ کشمیر نے قائدین مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک میٹنگ بلوائی جس میں یہ طے پایا کہ صوبہ کشمیر میں بھی ہر دو مراکز (قادیان و ربوہ) اور دیگر بہت ساری بڑی بڑی جماعتوں کی طرح خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا انعقاد ہوا کرے۔

اسی میٹنگ میں یہ بھی طے پایا کہ امسال ماہِ ستمبر کی ۲۵ و ۲۶ر تاریخ کو ناصر آباد کشمیر میں اجتماع ہوگا۔ چنانچہ وقت سے قبل ہی اجتماع کے انعقاد کی تیاریاں شروع ہوئیں۔ جنرل سیکرٹری مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے اشتہارات چھپوا کر صوبہ جموں و کشمیر کی جملہ جماعتوں میں ارسال کئے۔ نیز بذریعہ خطوط سب کو دعوت دی گئی۔ جماعتِ احمدیہ ناصر آباد کے خدام اور انصار نے اِس اجتماع کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں بہت کوشش کی اور ہر قسم کا تعاون کیا۔ جماعت نے باہر سے آنے والے جملہ خدام و انصار کے قیام و طعام کا بوجھ خود برداشت کیا۔ ناصر آباد میں گلیوں کے ہر دو طرف واقع مکانوں کی دیواروں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم و منثور کلام خوشخط اور جلی حروف میں لکھا گیا تھا جو کہ تبلیغ کا ایک بہت ہی اچھا ذریعہ بن گیا۔ اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ ناصر آباد کو اس کا بہترین اور عظیم اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

وفود

جماعتِ احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی جملہ جماعتوں سے خدام و انصار وفود کی صورت میں آکر اس بابرکت اجتماع میں شرکت کے لئے ۲۵ر اکتوبر کی دوپہر تک مسجد احمدیہ ناصر آباد میں جمع ہوتے رہے۔ جماعتِ احمدیہ بھدرواہ۔ یاری پورہ۔ چک ایمرچھ۔ نونہ مائی۔ بالسو۔ کاٹھ پورہ۔ آسنور۔ شورت۔ ہری پاری گام۔ سونن نامن۔ اور سرینگر سے خدام وفود کی صورت میں اجتماع میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے۔ اور ماحول میں خوب رونق اور چہل پہل ہو گئی۔

افتتاح

مورخہ ۲۵ر اکتوبر بروز ہفتہ دن کے ٹھیک ساڑھے تین بجے اس مبارک اجتماع کا افتتاح بعد نمازِ ظہر و عصر مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ ناصر آباد (کشمیر) کی صدارت میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔

افتتاحی خطاب و پیغامات

تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم جنرل سیکرٹری صاحب مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر نے خدام الاحمدیہ کا عہد دُہرایا۔ بعدہٗ انہوں نے اپنے افتتاحی خطاب میں خدام الاحمدیہ کے اس اجتماع کی غرض و غایت کو بیان کیا۔ اور اس قسم کے اجتماع کو جماعتی ترقی اور بیداری کا ایک اعلیٰ ذریعہ قرار دیا۔ اور ساتھ ہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصول شدہ جملہ خدام کے نام پیغامات سُنائے۔

بعد ازاں مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل نے دُعا کروائی۔ اس طرح یہ بابرکت مجلس ٹھیک پانچ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ بعدہٗ جملہ خدام و انصار گورنمنٹ ہائی سکول ناصر آباد سے ملحق کھیل کے میدان میں جمع ہوئے۔ جہاں جماعت احمدیہ چک ایمرچھ کی کرکٹ ٹیم نے اپنے کھیل کا شاندار مظاہرہ کیا۔ جس پر اُسے دس روپے کے فرسٹ انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

اجتماع کا پہلا تربیتی اجلاس

بعد نمازِ مغرب و عشاء ٹھیک ساڑھے چھ بجے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ناصر آباد (کشمیر) میں صوبہ کشمیر کی مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے سالانہ اجتماع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روحانی تحفہ

"اللہ تعالیٰ آپ کا اجتماع ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔"

مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث)

نوٹ:- یہ رُوحانی تحفہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن سے ارسال فرمایا تھا ٭

جلسہ سالانہ قادیان

انشاء اللہ مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ فتح (دسمبر) ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء کو منعقد ہوگا!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ر فتح (دسمبر) ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء کو منعقد ہوگا۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کرکے اس عظیم الشان رُوحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں ٭

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

هفت روزه بدر قادیان
مورخه ۶ ر نبوت ۱۳۵۴ ہش

تحریکِ جدید ـ اور ـ ہمارا فرض

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ساری دُنیا میں غلبۂ اسلام کی ایک مستقل بنیاد قائم فرمادی ۔ اور اس بنیاد کو مکمل کرنے کے لئے اور اس پر ایک عالیشان محل تعمیر کرنے کے لئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اسلام کے غلبہ کے لئے تحریکِ جدید جیسی شاندار اور الہامی تحریک فرمائی ۔ جس کے شاندار نتائج آپؓ کے زمانہ مبارک سے ہی اکنافِ عالم میں ظاہر ہونے شروع ہوگئے ۔ اور اب زیادہ شان کے ساتھ ظاہر ہو رہے ہیں ۔ تحریکِ جدید کی تعریف ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہی الفاظِ مبارک میں کرتے ہیں ۔ فرمایا :-

" تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے ۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلادیں ۔ اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریکِ جدید ہے ۔"

تحریکِ جدید کی تعریف بیان فرمانے کے بعد اس کے مطالبات کیا ہوسکتے ہیں ؛ حضرت مصلحِ موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا :-

" اِن مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں ۔ اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا ۔ خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا ۔ دُوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا ۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریکِ جدید کا قائم کردینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں ۔ چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلانا ۔"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر اللہ تعالیٰ اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا رہے جنہوں نے ہماری تربیت اور روحانی زندگی کو سنوارنے کے لئے اور اپنی زندگیوں میں سادگی اختیار کرنے کے لئے ایک عظیم الشان تحریک جاری فرمائی ۔ حضور رضی اللہ عنہ تحریکِ جدید کی غرض ، اہمیت اور اس کے عظیم الشان نتائج اور اس تحریک کو مستقل طور پر ترقی کے ساتھ جاری رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" تحریکِ جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا ہے ۔ بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبۂ اسلام علی الادیان اس غرض کو پُورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے ۔ اور ظاہر ہے کہ جس غرض کے لئے احمدیت قائم کی گئی تھی ۔ اور جس غرض کے لئے کوئی شخص احمدیت میں داخل ہوتا ہے اس کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کام دُوسروں کا ہے میرا نہیں ۔ اگر اس کا نہ ہوتا تو اُسے احمدیت میں داخل ہونے کی ضرورت کیا ہے ...... اب جبکہ مَیں نے حقیقت کو کھول دیا ہے آئندہ یہ سوال ہی نہیں ہوگا کہ کون چندہ دیتا ہے اور کون نہیں دیتا ۔ بلکہ اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں ہر وہ شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ بھی ہو اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے ...... اب صرف ان لوگوں سے وعدے لے کر نہیں بھجوانے جو پہلے سے وعدے کرتے ہیں ۔ بلکہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو ۔ جوان ہو یا بوڑھا ہو ۔ مرد ہو یا عورت ۔ امیر ہو یا غریب اور پھر وہ خواہ کسی حیثیت کا ہو ۔ اس کی حیثیت کے مطابق وعدے لیکر بھجوائیں ۔"

دوسری جگہ فرمایا :-

" یاد رکھو ! یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے ۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا ۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی اُن کو بھی دُور کردے گا ۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالےٰ اس کو برکت دے گا ۔

پس مبارک ہیں وہ جو کہ بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں ۔ کیونکہ اُن کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا ۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے ۔ کیونکہ اُنہوں نے خود تکلیف اُٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی ۔ اور اُن کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور اُن کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا ۔ اور دُنیا کو روشن کرتا رہے گا ۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مندرجہ بالا بابرکت ارشادات سے احباب کرام تحریکِ جدید کی غرض اور اس کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ ان کو پڑھنے اور ان پر غور کرنے کے بعد ہم سب پر یہ اہم ذمہ داری عائد ہوجاتی ہے اور ہمارا اوّلین فرض بن جاتا ہے کہ اب جبکہ تحریکِ جدید کا نیا سال خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شروع ہوچکا ہے ہم اپنی رقوم اور اپنے وعدہ جات جلد از جلد بھجوائیں اور السابقون الاوّلون میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی بے انتہا رحمتوں اور برکتوں کے وارث بنیں ۔ اور یہی نہیں کہ ہم صرف اپنے وعدہ جات ہی بھجوائیں بلکہ اپنے بیوی بچوں اور ساتھیوں دوستوں کو بھی اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی طرف متوجہ کریں ۔ کیونکہ سلسلہ کی خاطر قربانی کرنے سے مال میں زیادتی ہی ہوتی ہے ۔ کبھی کمی نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ اس میں بے پناہ برکت رکھ دیتا ہے ۔

" تحریکِ جدید " اپنی ابتداء میں ایک چھوٹے سے پودے کی مانند تھی مگر اب خدا کے فضل سے یہ پودا ایک پھلدار درخت بن چکا ہے ۔ اس کو پھل دیتے ہوئے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے ۔ اپنی قربانیوں کی مقبولیت ہمارے علم میں آگئی ۔ اور اس بابرکت تحریک کے ذریعہ ترقی کی بہت سی منازل ہم نے طے کرلیں ۔ اس ساری حقیقت کے عیاں ہوجانے کے بعد اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جانا اور اُن میں کمی نہ آنے دینا ہی ہم سب کا فرض ہے اور غلبۂ اسلام کے لئے ہماری قربانیاں اُس وقت تک جاری رہنی چاہئیں جب تک کہ ساری دنیا میں ایک ہی خدا ہو اور ایک ہی رسُول یعنی محمد رسول اللہ علیہ وسلم اور ایک ہی دین ہو یعنی صرف اِسلام جو دینِ فطرت ہے ۔

قارئینِ کرام کی خدمت میں جب یہ اخبار پہنچے گا اس وقت تک تقریباً دس دن تحریکِ جدید کے نئے سال میں سے گزر چکے ہوں گے ۔ لیکن السابقون الاوّلون کی فہرست میں شامل ہونے کا موقع ابھی باقی ہے ۔ اپنی قربانیوں کے معیار کو پہلے سے زیادہ تیز تر کرتے ہوئے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے جس قربانی کا مطالبہ کیا ہے اس کو لبیک ادب و احترام پیش کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کی اس عظیم الشان مہم میں شامل ہونا ہم سب پر لازمی ہے کیونکہ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

" اب میں نے اِس چندہ کو لازمی کردیا ہے ۔ جماعت کے ہر مرد و عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے ۔"

دراصل مالی قربانیوں کی توفیق بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے ۔ اور جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال رہے انسان اپنی قربانی کے معیار کو بڑھاتا چلا جاتا ہے ۔ جماعت احمدیہ نے تو قربانیوں کے معیار کو بڑھا کر دُنیا کے اندر ایک مثال پیدا کردی ہے ۔ اللّٰھم زِد فزِد ۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس تحریک کو جاری فرما کر ہمارے لئے مندرجہ ذیل دُعا فرمائی ۔ حضورؓ فرماتے ہیں :-

" اے خدا تُو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر ۔ اے خدا تُو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں ۔ اس آمادگی کے بعد پھر تُو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو دوست وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پُورا کریں ۔ آمین یا ربّ العالمین ۔"

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پُورا کرکے السابقون الاوّلون میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(جاوید اقبال اختر)

قادیان میں عید کی قربانیاں ـ احباب جلد اطلاع دیں

حسبِ سابق امسال بھی عید الاضحیہ کے مبارک موقع پر بیرونجات کے احباب کی طرف سے قربانیوں کے جانور ذبح کئے جانے کا انتظام کیا جارہا ہے ۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ ان صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہوجاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم احباب کے استعمال میں آتا ہے ۔ جو احباب قادیان میں قربانی کروانا چاہتے ہوں وہ فی جانور ۱۲۵/- روپے کے حساب سے رقم ارسال فرمائیں تاکہ بروقت قربانی کے جانور کا انتظام کیا جاسکے ۔ اگر رقم وقت پر نہ پہنچنے کا خدشہ ہو تو احباب ترسیلِ زر کے ساتھ ہی بذریعہ خط یا تار نیچے لکھے ہوئے پتہ پر اطلاع دیں تاکہ ان کی طرف سے بروقت قربانی کروادی جائے اور رقم بعد میں وصول کرلی جائے گی ۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے

کہ

تمہاری ہر رات لیلۃ القدر کی کیفیت رکھتی ہو اور ہر دن جمعۃ الوداع کا رنگ رکھتا ہو

قربِ الٰہی کو انتہائی قربانی اور جدوجہد کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶ر جنوری ۱۹۶۷ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پڑھی یٰاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ پھر فرمایا:-

بیماری اور ضعف ابھی جاری ہے بھائیوں سے درخواست ہے کہ دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے۔ تا پورا کام کرنے کے میں قابل ہو سکوں اس آیۂ کریمہ سے پہلے

سورۂ انشقاق میں یہ مضمون بیان ہوا ہے

کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان اپنی مادی ترقیات کے لئے انتہائی کوشش کرے گا۔ پانی کی طرح وہ اپنا روپیہ بہائے گا۔ مادی ترقیات کے لئے وہ جس قدر بھی ضرورت ہو گی جان تلف کرنے میں بھی دریغ نہیں کرے گا۔ زمین اور آسمان کے راز دریافت کرنے کی انتہائی کوشش بھی کرے گا۔ اور ایک حد تک کامیاب بھی ہو گا۔ اور اس کثرت سے نئی دریافتیں ظاہر ہوں گی کہ انسان یہ سمجھنے لگے گا کہ شاید اس نے خدائی کے سارے ہی راز معلوم کر لئے ہیں۔ اور اب کوئی چیز ایسی باقی نہیں رہی کہ جس کے دریافت کرنے کی اُسے ضرورت ہو۔ زمین کو چھوڑ کے اور زمین کی وسعتوں میں تنگی محسوس کرتے ہوئے وہ آسمان کی طرف رجوع کرے گا۔ اور زمین کے ان ٹکڑوں تک پہنچنے کی کوشش کرے گا جو کسی وقت اللہ تعالیٰ کے قانون کے ماتحت زمین سے علیحدہ ہوئے اور علیحدہ کر کے انہوں نے بنائے جن کا تعلق نظامِ شمسی سے ہے اور جس طرح زمین کی مختلف اشیاء سے وہ فائدہ اُٹھا رہا ہے اسی طرح اس کی یہ کوشش ہو گی کہ وہ آسمان کے ان ستاروں سے بھی فائدہ اُٹھائے اور اس طرح اپنی زمین میں ایک وسعت پیدا کرے اور اس کو پھیلا دے۔

پس انسان کا دماغ اس وقت اس کام میں لگا ہوا ہو گا کہ وہ زمین کے راز بھی زیادہ سے زیادہ حاصل کرے اور زیادہ سے زیادہ اُن رازوں سے فائدہ اُٹھائے اور آسمان کے ستاروں پر بھی وہ کمند ڈالے گا اور ان تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ اور ان سے فائدہ اُٹھانے میں مشغول ہو گا جس طرح کہ زمین کی مختلف چیزوں سے فائدہ اُٹھا رہا ہے۔

پھر یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ اس زمانہ میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزندِ جلیل

مامور اور مبعوث کئے جائیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے اور توحیدِ خالص کے قیام کے لئے آسمان سے بڑی کثرت کے ساتھ نشان ظاہر ہوں گے۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ایک دُنیا خدا کو بھول چکی ہو گی۔ خدا کی منکر ہو گئی ہو گی۔ دہریت کو انہوں نے اختیار کر لیا ہو گا۔

چونکہ دلائل کے مقابلہ میں آسمانی نشان دہریہ قسم کے لوگوں پر زیادہ اثر کرتے ہیں اور جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہی آسمان سے نازل کرتا ہے۔ تو جہاں یہ فرمایا کہ کثرت کے ساتھ آسمان سے نشان ظاہر ہوں گے۔ وہاں اس طرف بھی متوجہ کیا کہ انسان کثرت سے مذہب کو چھوڑ کے دہریت کی طرف مائل ہو جائے گا۔ اور خدا کا منکر ہو جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مادی ترقیات کے لئے تو اتنی قربانیاں مالی بھی اور جانی بھی، کہ کسی چیز کے خرچ کرنے سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ لاکھوں آدمیوں کی جان بھی قربان کرنی پڑے تو کسی نہ کسی بہانے وہ قربان کر دی جائیں گی۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ آسمانی اور زمینی رازوں کو اس زمانہ کے سائنسدان حاصل کر سکیں۔ اور اس زمانہ کی قومیں ان رازوں سے فائدہ اُٹھا سکیں لیکن دوسری طرف

جہاں تک دین اور مذہب اور روحانیت کا سوال ہے

اس زمانہ کے انسان کی خو بہانہ جُو ہو گی۔ وہ سعی کرنے کی بجائے، کوشش کرنے کی بجائے، وہ اجتہاد اور مجاہدہ کرنے کی بجائے تعویذ گنڈے کی طرف جمعۃ الوداع کی طرف، لیلۃ القدر کے غلط تصور کی طرف متوجہ ہو گا اور سمجھے گا کہ بغیر کسی قربانی کے میں مادی ترقی تو نہیں حاصل کر سکتا لیکن بغیر کسی قربانی کے میں اپنے ربّ کو اور اس کے فضلوں کو پا سکتا ہوں۔

یہ ذہنیت اس وقت انسان میں پیدا ہو چکی ہو گی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں! یٰاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ اگر تو اپنے ربّ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ اگر تیرے دل میں یہ خواہش کروٹیں لے رہی ہے کہ تو اپنے ربّ کا دیدار کرے اور اس کی زیارت کرے۔ تو پھر تجھے کدح کرنی پڑے گی۔ کدح کے معنے عربی زبان میں ایسی کوشش کے ہوتے ہیں جو انسان کو تھکا دے اور کَادِحٌ کَدْحًا میں

انتہائی کوشش کی طرف اشارہ ہے

تو فرمایا۔ پوری کوشش، انتہائی سعی کرو گے تب تم اپنے ربّ کو مل سکو گے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ دُنیا کی تلاش ہو تو ہر قسم کی قربانیاں تم پیش کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اپنے ربّ کی تلاش ہو تو کسی قسم کی قربانی پیش کرنے کی طرف تمہاری طبائع مائل نہ ہوں۔ تم تعویذ اور گنڈے کی طرف جھکنے لگ جاؤ۔ تم جمعۃ الوداع کے ساتھ مذاق کرنے لگ جاؤ کہ سارا سال جو مرضی کرتے رہے۔ جمعۃ الوداع آیا جا کے نماز پڑھی سارے گناہ معاف کروائے یا تم لیلۃ القدر کا سہارا ڈھونڈنے لگ جاؤ کہ بس ایک رات کا قیام جو ہے وہ ہمارے لئے کافی ہے باقی جو سال بھر کی راتیں ہیں اس میں غفلت کی نیند اگر ہم سوئے بھی رہے تو ہمارا کوئی نقصان نہیں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ نہیں۔ اگر تمہیں خدا کی تلاش ہے۔

اگر تم اُس کا مقرب بننا چاہتے ہو

اگر تمہارے دل اور تمہاری روح اس تڑپ میں مبتلا ہیں کہ تمہارے ربّ کا

تمہیں دیدار ہو جائے تو تمہیں انتہائی کوشش سے کام لینا پڑے گا۔ انّك كادحٌ الیٰ ربّك كدحاً فملٰقیه اگر تم خدا تعالےٰ کی راہ میں انتہائی کوشش کرو گے اور مجاہدہ کے حقوق ادا نہ کرو گے اور اپنی طاقت کا آخری حصہ تک اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاؤ گے۔ اگر تم اپنے سارے اموال قربان کر کے، اگر تم اپنی ساری لذّت قربان کر کے، اگر تم دنیا کی تمام خواہشات قربان کر کے، اگر تم اپنی اولاد اور رشتہ داروں کو اور ان کی محبتوں کو قربان کر کے اس کی طرف آنے کی کوشش نہیں کرو گے تو وہ تمہیں نہیں ملے گا۔ وہ تمہیں صرف اس وقت مل سکتا ہے جب کہ تم جتنی کوشش اور جتنی قربانی دُنیا کے حصول اور دُنیا کی ترقیات اور دُنیا کے رازوں کو معلوم کرنے کے لئے دے رہے ہو۔ اس سے زیادہ قربانیاں اپنے خدا کی تلاش میں اس کے حضور پیش کرو۔ ہاں پھر وہ تمہیں مل جائے گا۔

اگر ہم سوچیں تو یہ "جمعۃ الوداع" (اگر اس پر صحیح نقطۂ نگاہ سے نگاہ ڈالیں) اور یہ "لیلۃ القدر" ہمارے لئے بطور ایک سبق کے ہے۔ بات یہ ہے کہ وہ انسان جو بہانہ تلاش کرتا ہے اور بغیر قربانی کے اپنے رب کو پا لینے کی اُمید رکھتا ہے وہ تو ایک رات اور ایک دن کی تلاش میں ہے۔ اور اگر ہم سوچیں تو وہ دن کا گناہ بھی کر رہا ہے اور رات کا گناہ بھی کر رہا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ سارے سال میں ایک دن (جمعۃ الوداع) کی عبادت میرے لئے کافی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ سارے سال کی راتوں میں سے ایک رات (لیلۃ القدر) کا قیام میرے لئے کافی ہے۔ حالانکہ اگر صحیح نقطۂ نگاہ سے ہم اس دن اور اس رات کو دیکھیں تو ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہر دن جو خدا کی یاد میں خرچ ہو وہ تو جمعۃ الوداع کا ہی رنگ رکھتا ہے جس میں انسان سارے دُنیوی علائق کو چھوڑ کر اور دُنیا کے کاموں کو چھوڑ کر اور پوری تیاری کرنے کے بعد اور کثرت کے ساتھ تلاوت قرآن کرنے کے بعد (اور پھر جمعہ کے بعد بھی تلاوت کر کے) اور تمام آدابِ جمعہ کو بجا لا کر خدا کی رضا کو تلاش کرتا ہے۔ تو ہمیں یہ بتایا کہ تمہارا وہ دن تو خدا کو پیارا ہو سکتا ہے اور جس کے نتیجہ میں خدا کا قرب تم حاصل کر سکتے ہو۔ اور جس کی وجہ سے خدا کا دیدار تمہیں نصیب ہو سکتا ہے۔ وہ تو وہ دن ہے جو جمعۃ الوداع کی طرح دُنیا اور اس کی لذّتوں سے بیزار اور کلیۃً اپنے رب کے حضور جھکا ہوا ہو۔ پس

سال کے ہر دن کو اس معنی میں جمعۃ الوداع بناؤ

اگر تم خدا کو پانا چاہتے ہو۔

"لیلۃ القدر" ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کی تقدیر تمہارے حق میں اور تمہارے فائدہ کے لئے اس وقت حرکت میں آئیں گی جب تم راتوں کو اپنے رب کے لئے زندہ کرو گے۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ ہر روز تمہارا خدا تمہارے لئے اپنی تقدیر کی تاریں ہلائے تو تمہیں ہر رات کو لیلۃ القدر بنانا پڑے گا۔ اگر تم اپنی ہر رات کو لیلۃ القدر نہیں بناتے بلکہ غفلت میں اور سوتے ہوئے سارے سال کی راتوں کو گزار دیتے ہو تو ایک لیلۃ القدر سے تمہیں کیا فائدہ؟ پس اگر میرا قُرب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر رُوحانی ترقیات چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ

تمہاری ہر رات لیلۃ القدر کی کیفیت رکھتی ہو

اور تمہارا ہر دن جمعۃ الوداع کی کیفیت رکھتا ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو خدا تعالےٰ کی رضا کو نہیں پا سکو گے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں وہ راہیں دکھائے جن پر چل کر ہم اس کے قرب اور اس کی رضا اور اس کے دیدار کو حاصل کر سکیں۔ آمین

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ پر اخبار بدر کا خصوصی نمبر شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین جلد ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

(ایڈیٹر بدر)

جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام سیرالیون میں ایک وسیع اور خوبصورت مسجد کی تعمیر

تعمیر کا بیشتر کام وقارِ عمل کے ذریعہ مکمل کیا گیا

ابتدائے اسلام سے ہی بزرگانِ اُمّت کی یہ شاندار روایت قائم ہے کہ اللہ کے یہ بندے جہاں بھی گئے انہوں نے اللہ کے گھر کی تعمیر کی طرف ہمیشہ پوری توجہ دی اور صدائے "اللہ اکبر" کو پوری شان سے بلند کیا۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی اس حقیقت پر گواہ ہے کہ اس خدائی جماعت کے افراد جہاں بھی گئے انہوں نے مساجد کی تعمیر کی طرف خاص توجہ دی۔

حال ہی میں سیرالیون سے ایک نئی احمدیہ مسجد کی تعمیر کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب انچارج احمدیہ نصرت جہاں کلینک بورو (سیرالیون) نے دی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں قابلِ ذکر امر یہ ہے کہ اس کی تعمیر کا زیادہ سے زیادہ کام وقارِ عمل کے تحت کیا گیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے خط محررہ یکم اگست ۱۹۷۵ء میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ہمارے احمدیہ کلینک کے بالمقابل باموقع جگہ پر خوبصورت اور وسیع مسجد احمدیہ تعمیر ہوئی ہے۔ اس جگہ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ مسجد کی تعمیر میں مستعملہ Cement blocks. Floors - Beams. Pillars. سب ہی وقارِ عمل سے تیار کئے ہیں۔

وقارِ عمل میں مکرم مبارک نذیر صاحب پرنسپل اور سکول کے اساتذہ مکرم عبدالسلام صاحب ظافر، مکرم مقصود احمد صاحب چیمہ، مکرم عبدالحی صاحب خالد اور خاکسار نے حصہ لیا۔ جملہ اساتذہ سکول سے چھٹی کے بعد اور خاکسار ہسپتال کے کام سے فارغ ہو کر وقارِ عمل کرتے رہے۔ اسی طرح مسجد کی تعمیر میں ہونے والی ریت بھی ندیوں سے وقارِ عمل سے نکالی گئی اور پتھر سکول کے لڑکوں نے پہاڑوں سے نکالے۔

مسجد خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت وسیع اور خوبصورت ہے۔ حضور دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو اسلام کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

(سیکریٹری نصرت جہاں۔ ربوہ)

اخبارِ قادیان

- محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز کی اہلیہ محترمہ کی طبیعت اب قدرے بہتر ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔
- مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش ابھی تا حال مکمل طور پر چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوئے۔ کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔
- مورخہ ۲/۱۰/۷۵ کو مکرم گیانی عبداللطیف صاحب درویش کے ہاں لڑکا تولد ہوا لیکن افسوس ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد وفات پا گیا۔ نعم البدل کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

وفات

مکرم فضل الٰہی خان صاحب کے والد محترم حکیم کرم الٰہی صاحب مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۱۷/۱۰/۷۵ کو ساڑھے آٹھ بجے کوئٹہ میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نعش ربوہ لائی گئی جہاں مورخہ ۱۹/۱۰/۷۵ بعد نمازِ فجر مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تمام قارئین کرام سے محترم حکیم صاحب مرحوم کی بلندئ درجات اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز اللہ تعالےٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(ایڈیٹر)

قسط ۱

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسلمانانِ عالم سے ہمدردی اور اعزاز سے معمور طرزِ تخاطب

محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

جماعت احمدیہ کے بیاسی ویں جلسہ سالانہ ربوہ منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء میں محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن قارئین بدر کے استفادہ کے لئے ذیل میں قسط وار شائع کیا جا رہا ہے ——— ایڈیٹر

اللہ تعالےٰ نے جس کسی کو اصلاحِ خلق کے لئے مامور فرماتا ہے اس کے دل میں خلقِ خدا کے لئے کوٹ کوٹ کر ہمدردی کا جذبہ بھر دیتا ہے۔ اس کے دل میں ہر خاص و عام سے محبت کا سمندر موجزن کر دیتا ہے۔ اور اس کی روح کو اپنے آستانہ پر اس لئے سر بسجود کر لیتا ہے کہ وہ گریہ و زاری سے دنیا کے رُوبہ اصلاح ہونے کے لئے دعائیں کرے وہ اس کی دعاؤں کو سنتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں الہام کرتا ہے کہ وہ اس کے مامور کی بات کو سنیں اور اس سے مستفید بھی ہوں اور مستفیض بھی)۔ لوگوں کی خیر خواہی اور بہبود کے لئے مامور من اللہ کا دل گداز ہوتا ہے۔ مخالفوں کی ایذا رسانی کے باوجود وہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کو عزت کے القاب سے یاد کرتا ہے کہ شاید اس طرح ان کا دل پسیجے اور وہ اس کی بات کو سنیں اور اپنی اصلاح کے لئے ضروری تبدیلی پیدا کریں۔ وہ انہیں اللہ تعالےٰ کی رحمت کا مژدہ بھی سناتا ہے اور انذار بھی کرتا ہے اور خلقِ خدا کی ہمدردی کو پیشِ نظر رکھتا ہے۔ اس کے انذار کے باعث کسی کو تکلیف پہنچے تو اس کا دل بھی دکھ محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ وہ خوب جانتا ہے کہ اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپنی اصلاح کریں اور آستانۂ الوہیت پر جھکیں اللہ تعالےٰ کی رحمت بے پایاں سے حصہ لیں۔

یوں بھی اگر دیکھا جائے تو وہ شخص جو لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے وہ اگر پیار سے نہ بلائے تو اس کی طرف کون آئے گا۔ اور اگر اس کے دل میں ہمدردی نہ ہو تو کوئی اس کے پاس کیوں بیٹھے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

ترجمہ:- اور تو اس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے تجھے جو دی گئی ہے ان کے لئے نرم واقع ہوا ہے اور اگر تو بد اخلاق اور سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے گرد سے تتر بتر ہو جاتے۔

لوگ مامور کے خلاف بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔ ہر بُرے سے بُرے لقب سے اُسے یاد کرتے ہیں۔ لیکن وہ تادمِ واپسیں اُن سے محبت کرتا رہتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی نصیحت بلکہ وصیت کر جاتا ہے کہ مخالفین سے نرمی کرنا۔ اُن کے لئے دعائیں کرنا اور اُن کی ہمدردی کا خیال رکھنا۔

یہی باتیں ——— اور اور بہت سی باتیں۔ مامور کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں مامور فرمایا کہ دینِ اسلام کا احیاء کیا جائے۔ شریعتِ محمدی کو قائم کیا جائے اور ساری دنیا کو ایک ہی جھنڈے کے نیچے جمع کر کے آستانۂ الوہیت پر گرایا جائے۔ خدا تعالےٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے لوگوں کے دل جیتے جائیں اور یہ سب کچھ محبت سے کیا جائے۔ محبت سے لوگوں کو بلایا جائے۔ اختلاف کے باوجود ان کی عزتِ نفس کو ٹھیس نہ پہنچنے دی جائے۔ عداوت کے طوفانوں کا رفق اور ہمدردی کی بادِ نسیم سے مقابلہ کیا جائے۔ گالیاں سن کر دعا دی جائے اور دکھ پاکر آرام دیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فریضہ کو کس طرح نبھایا۔ اس کا جواب حضور کی اپنی تحریروں ہی میں تلاش کیا جائے تو مناسب ہوگا۔ یہ طباعت کا زمانہ ہے مخالفین نے بھی کتابوں پر کتابیں چھپوائیں اور رسالوں پر رسالے لکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے قلم کو ایک دفعہ حرکت میں لا کر تادمِ واپسیں اسے ہاتھ سے نہ رکھا۔ ان تحریروں میں سینکڑوں مقامات پر لوگوں سے خطاب کیا۔ یہ طرزِ تخاطب اس بات کا آئینہ دار ہے کہ حضور سب سے محبت رکھتے تھے اور سب کی عزت کرتے تھے اور ہمیشہ یہ کوشش فرماتے تھے کہ کسی کے دل کو ایک ذرہ بھر ٹھیس نہ لگے۔

ان تحریروں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے بلکہ یہ بات ان تحریروں سے ابھرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ کہ خلقِ خدا کے لئے اور خاص طور پر وابستگانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے دل میں ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

آج کی تقریر میں میرے حصہ میں یہ سعادت آئی ہے کہ میں حضور علیہ السلام کی ایسی تحریریں آپ کو سناؤں جن میں حضور نے مسلمانوں کو مخاطب کیا ہو۔ اعزاز کے ساتھ اور ہمدردی کے جذبہ سے ——— تمام تحریریں پیش کرنا تو میرے بس کی بات نہیں۔ چند ایک پر اکتفاء کروں گا حضورؑ کی تحریروں کے اقتباسات سنتے ہوئے آپ غور فرمائیں کہ کس طرح ہر موقعہ پر اور ہر حالت میں اور مخاطبین کے ہر قسم کے رویہ کے باوجود حضور علیہ السلام نے اپنے وقار کو۔ مخاطب کے اعزاز کو اور جملہ مسلمانوں کی ہمدردی کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔ مسلمانوں کے لئے "مسلمان" "مومن" "بزرگ" "دانشمند" "مومنوں کے آثارِ باقیہ" "نیک لوگوں کی ذریت" "قوم کے منتخب لوگ" "بزرگانِ دین" اور "عباد اللہ الصالحین" جیسے الفاظ استعمال فرماتے ہیں۔ حتیٰ کہ انہیں قوم کے چمکتے ہوئے ستارے" بھی کہا اور اپنے لئے عجز و انکسار کے الفاظ استعمال فرمائے۔

براہینِ احمدیہ حضورؑ کی سب سے پہلی تصنیف تھی۔ اس کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

۱۔ "اب ہر ایک مومن کے لئے خیال کرنے کا مقام ہے کہ جس کتاب کے ذریعہ تین سو دلائلِ حقیقت قرآن شریف پر شائع ہونگیں اور تمام مخالفین کے شبہات کو دفع اور دور کیا جائے گا۔ وہ کتاب کیا کچھ بندگانِ خدا کو فائدہ پہنچائے گی۔ اور کیا فروغ اور جاہ و جلالِ اسلام کا اس کی اشاعت سے چمکے گا۔" (ص ۶)

۲۔ "اے بزرگو! اب یہ وہ زمانہ آگیا ہے کہ جو شخص بغیر اعلیٰ درجہ کے عقلی ثبوتوں کے اپنے دین کی خیر منانی چاہے تو یہ خیالِ محال اور طمعِ خام ہے۔" (ص ۶۳)

۳۔ "اس کتاب کی اعانتِ طبع کے لئے جس قدر ہم نے لکھا ہے وہ محض مسلمانوں کی ہمدردی سے لکھا ہے کیونکہ اس کتاب کے مصارف جو ہزارہا روپیہ کا معاملہ ہے اور جس کی قیمت بھی بہ نیتِ عام فائدہ مسلمانوں کے نصف سے بھی کم کردی گئی ہے یعنی پچیس روپیہ میں سے صرف دس روپیہ رکھے گئے ہیں وہ کیونکر بغیر اعانتِ عالی ہمت مسلمانوں کے انجام پذیر ہو۔" (ص ۴۹)

۴۔ "اور اس جگہ یاد رہے کہ اگرچہ کبھی کبھی ایسے لوگ بھی کہ جو مذہب اسلام سے خارج ہیں کوئی نہ کوئی سچی خواب دیکھ لیتے ہیں مگر اُن میں اور مسلمانوں کی خوابوں میں کہ جو

خدا کے رسول مقبول کا کامل اتباع اختیار کرتے ہیں کئی طور سے صریح فرق ہے۔ منجملہ اُن فرقوں کے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کو سچی خوابیں کثرت سے آتی ہیں جیسا کہ ان کی نسبت خدا تعالیٰ نے وعدہ دے رکھا ہے اور فرمایا ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لیکن کفار اور منکرین اسلام کو اس کثرت سے سچی خوابیں ہرگز نصیب نہیں ہوتیں۔ ان کا ہزارم حصہ بھی نصیب نہیں ہوتا“

(ص ۲۸۵)

۵۔ ”کیا اُس خداوند کریم نے آپ ہی اس اُمت کو یہ دُعا تعلیم نہیں فرمائی اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ کیا اُس نے آپ نہیں فرمایا ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ تم یقیناً سمجھو کہ خداوند کریم اس اُمتِ مرحومہ پر بہت ہی مہربان ہے اور قدیم سے وہ یہی چاہتا ہے کہ اس اُمت کو اپنی نورانی برکتوں اور آسمانی نوروں کے ساتھ غیر قوموں پر بدیہی ترجیح رہے تا دشمن یہ نہ کہے کہ ہم میں اور تم میں کونسا فرق ہے تا معاند کہ خدا اُس کا رُوسیہ کرے اپنے خبثِ باطن اور عادتِ دروغگوئی سے یہ کہنا نہ پاوے کہ آنحضرت سید الطیبین اور اس کی پاک اور طیب آل اور اس کی نورانی جماعت نے انسانی برکتوں کو نہیں دکھلایا“

(ص ۹۶ و ۲۴۵ حاشیہ)

۶۔ ”ترسم کہ بکعبہ نرسی اے اعرابی
کیں رہ کہ تو مے روی بترکستان است
آج کل ہمارے دینی بھائیوں مسلمانوں نے دینی فرائض کے ادا کرنے اور اخوتِ اسلامی کے بجالانے اور ہمدردیٔ قومی کے پورا کرنے میں اس قدر سستی اور لاپرواہی اور غفلت کر رکھی ہے کہ کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان میں ہمدردیٔ قومی اور دینی کا مادہ ہی نہیں رہا۔ اندرونی فسادوں اور عنادوں اور اختلافوں نے قریب قریب ہلاکت کے اُن کو پہنچا دیا ہے اور افراط تفریط کی بے جا حرکات نے اصل مقصود سے ان کو بہت دُور ڈال دیا ہے۔“

(ص ۲۱۵)

۷۔ ”اس خداوند عالم کا کیا کیا شکر ادا کیا جائے کہ جس نے اوّل مجھ ناچیز کو محض اپنے فضل اور کرم اور عنایتِ غیبی سے اس کتاب کی تالیف اور تصنیف کی توفیق بخشی اور پھر اس تصنیف کے شائع کرنے اور پھیلانے اور چھپوانے کے لئے اسلام کے عمائد اور بزرگوں اور اکابر اور امیروں اور دیگر بھائیوں مومنوں اور مسلمانوں کو شائق اور راغب اور متوجہ کر دیا پس اس جگہ ان تمام حضرات معاونین کا شکر کرنا بھی واجبات سے ہے کہ جن کی کریمانہ توجہات سے میرے مقاصدِ دینی ضائع ہونے سے سلامت رہے اور میری محنتیں برباد ہونے سے بچ رہیں۔“

(التماس ضروری از مؤلف کتاب ۱۸۸۰ء مجموعہ اشتہارات (۱) ص ۸۲)

ان اقتباسات میں حضور علیہ السلام نے مسلمانوں کو مومن کے لقب سے یاد فرمایا ہے۔ بزرگو کہہ کر مخاطب فرمایا ہے۔ کتاب کی قیمت کم کرنے کو مسلمانوں کی ہمدردی کی دلیل کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ مسلمانوں کی اس خوبی کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ انہیں دوسروں سے زیادہ سچی خوابیں آتی ہیں کیونکہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین ہیں۔ حضور کو اس بات سے بھی خوشی ہے کہ خداوند کریم اس اُمت پر بہت ہی مہربان ہے اور قدیم سے یہی چاہتا ہے کہ اس اُمت کو نورانی برکتوں اور آسمانی نوروں کے ساتھ غیر قوموں پر بدیہی ترجیح رہے۔

ان میں سے آخری اقتباس میں حضور علیہ السلام نے مسلمانوں کو دینی بھائی کہہ کر پکارا ہے اور اس بات پر افسوس کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ افراط و تفریط میں پڑ گئے ہیں۔

اپنی بیعت کے لئے بلاتے ہوئے بھی انہیں بھائی مسلمان کہہ کر پکارا ہے چنانچہ ”ستمۂ حق“ میں حضور فرماتے ہیں:۔

”تبلیغ۔ میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبتِ مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کو چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔“

(ستمۂ حق ص ۲۱ حاشیہ)

فتح اسلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اب اے مسلمانو سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افتراء اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر ہنر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔“

اس سے چند سطریں پہلے حضور نے فرمایا:۔

”اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبو! آپ لوگوں پر واضح رہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف چل رہی ہے وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے جس کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے اور وہ امور جن کا نام اعمالِ صالحہ ہے اُن کا مقصد چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں اور جو حقیقی نیکی ہے اس سے بکلی بے خبری ہے۔“

(فتح اسلام ص ۱۱،۱۰)

(روحانی خزائن جلد ۳)

کیسے دردمند دل کے ساتھ حضور نے مسلمانوں کو ”حق کے طالبو“ اور ”اسلام کے سچے محبو“ کہہ کر اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ انہیں اپنے اعمال میں درستی کرنی چاہئے۔ اُن کے ایمان اور اعمال میں فساد سے حضور کو قلبی کوفت محسوس ہوتی ہے اور حضور کی تمامتر یہ کوشش تھی کہ مسلمان سُدھر جائیں۔ صحیح معنوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو بن جائیں اور اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کو پالیں۔

اپنی بعثت کے متعلق ضرورتِ زمانہ کی طرف توجہ دلانے کے لئے آپ نے فرمایا

”اے دانشمند تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دُنیا میں بھیجا۔“

(فتح اسلام ص ۹)

(روحانی خزائن ج ۳)

حضور علیہ السلام نے ہمیشہ مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ حضور کی بعثت مسلمانوں کی ترقی ہی کے لئے تھی۔ اسلام کی تازگی سے یقیناً مسلمانوں کو ترقی ہی مل سکتی ہے اُن کے لئے برکات کے دروازے ہی کھل سکتے ہیں۔ سچے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر کیا خوشی کا مقام ہو سکتا ہے کہ اسلام کا سر بلند ہو اور مسلمان بامِ عروج پر پہنچ جائیں اسی کام کی تکمیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد تھا اور حضور کو اس بات کا بکلی یقین تھا کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ فتح اسلام میں حضور فرماتے ہیں:۔

”سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔“ (صفحات ۱۵ تا ۱۷)

(باقی آئندہ)

صداقتِ انبیاء علیہم السلام — از روئے قرآن کریم

از مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

خدا تعالیٰ کی یہ سُنّت ہے کہ جب دنیا میں کفر و ضلالت پھیل جاتی ہے۔ گناہ و عصیان اور ظلم کا دور دورہ ہو جاتا ہے انسان اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور ہر سو تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے اور دنیا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی مصداق ہو جاتی ہے تو اس کی صفت رحمانیت جوش میں آتی ہے۔ اور وہ اپنے بھُولے بھٹکے بندوں کو راہ راست کی طرف لانے کے لئے اپنے برگزیدہ بندوں کو مبعوث کرتا ہے۔ یہ برگزیدہ بندے مخلوق خدا کو تاریکیوں سے نکال کر ان کے خالقِ حقیقی کی طرف لے آتے ہیں۔ اور دنیا کو اپنے خداداد نور سے منور کرتے ہیں

چونکہ ان برگزیدہ بندوں یعنی انبیاء اور مرسلین پر ایمان لانا واجب ہوتا ہے۔ اور ان کا انکار انسان کو خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد بنا دیتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی راہنمائی کے لئے بعض اصول متعین کر دیئے ہیں۔ جن سے ہر ایک مرسل اور مامور من اللہ کی صداقت معلوم کی جا سکتی ہے۔ قرآن کریم جو آخری اور کامل و مکمل شریعت اور تا ابد ہدایت ہے اس نے ان اصولوں کا بالتفصیل ذکر کیا ہے۔ ان سب کا بیان کرنا طوالت کا موجب ہو گا۔ اس لئے اس فرصت میں صرف پانچ اصول کا بالاختصار ذکر کیا جاتا ہے۔

قبل از دعویٰ زندگی

نبی اور مرسل کی قبل از دعویٰ زندگی دوست و دشمن کے تجربہ کی رو سے پاک اور بے عیب ہوتی ہے۔ اور اس کی اپنی ذات اس کی صداقت کی ایک بیّن اور واضح دلیل ہوا کرتی ہے وہ پکار پکار کر مخالفوں کو کہہ رہا ہوتا ہے کہ خوب سوچ سمجھ لو تم مجھ پر کوئی عیب۔ افتراء یا جھوٹ یا دغا کا لگا نہیں سکتے تم میری سوانح عمری پر کوئی نکتہ چینی نہیں کر سکتے میں چھوٹا تھا۔ تمہاری نظروں کے سامنے اور تمہارے ہاتھوں میں جوان ہوا اور پھر ادھیڑ عمر کو پہنچا تم میری زندگی کے ہر حصہ سے واقف ہو۔ میری زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح تمہارے سامنے ہے تم سے میری کوئی بات مخفی نہیں جب میں نے پہلے کبھی جھوٹ نہیں بولا میں نے کسی پر افترا نہیں کیا۔ تم نے ہمیشہ مجھے صدوق اور امین پایا تو پھر یکدم میں ان حرکات کا مرتکب کیسے ہو گیا۔ جب میں ہمیشہ جادۂ اعتدال پر گامزن رہا تو اب راتوں رات کس طرح میں نے فریب دہی خیانت اور جھوٹ کو اپنا لیا عقلِ سلیم اس بات کو تسلیم نہیں کرتی۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر چیز تدریج اور تسلسل کو چاہتی ہے۔ نہ نیکی اپنے مدارج طے کئے بغیر اپنے کمال کو پہنچ سکتی ہے اور نہ بدی۔ یہ بات ممکن ہی نہیں کہ ایک انسان جنوب کی طرف جا رہا ہو۔ لیکن یکدم اپنے آپ کو شمال کی طرف افق پر کھڑا پائے یا مغرب کی طرف جانے والا فوراً اپنے آپ کو مشرق میں دور کنارے پر پائے لہٰذا ہماری عقلِ سلیم یہ کہتی ہے کہ وہ شخص جس نے قبل از دعویٰ وحی و الہام چالیس سال کی عمر میں کبھی جھوٹ نہ بولا ہو۔ وہ فریب اور دھوکہ کا مرتکب نہ ہُوا ہو اس نے امانت میں خیانت نہ کی ہو کسی پر ظلم نہ کیا ہو وہ ذرا خدا تعالیٰ پر افترا باندھے۔ یہ ممکن نہیں جس نے ساری زندگی معمولی جھوٹ بھی نہیں بولا وہ اتنا بڑا جھوٹ کیسے بولے گا۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوا ہوں اگر اس کی ساری زندگی ہمارے نزدیک پاکیزہ اور مطہر ہے۔ جھوٹ اور فریب سے پاک ہے تو ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ اب بھی وہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ صداقت اور حق پر مبنی ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صداقت کے سلسلہ میں اس دلیل کو پیش کیا ہے۔ اور مخالفین کو جھنجھوڑا ہے کہ عقلِ سلیم سے کام لو اور میرے دعویٰ نبوت کو پرکھو اور اس پر غور کرو چنانچہ فرمایا:۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا
مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
(یونس)

میں اس دعویٰ نبوت سے قبل ایک لمبی عمر تم میں گذار چکا ہوں پھر تم عقل سے کیوں کام نہیں لیتے پس قرآن کریم کے نزدیک کسی نبی اور مرسل اور مامور من اللہ کی صداقت کی ایک بڑی دلیل اس کی قبل از دعویٰ زندگی ہے۔ اگر وہ زندگی بے عیب ہے۔ پاک اور مطہر ہے جھوٹ مکر و فریب اور افتراء سے پاک ہے مدعی دوست و دشمن دونوں کے نزدیک صدوق اور امین تھا۔ تو پھر اس کا دعویٰ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلق اللہ کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوا ہوں جھوٹ پر مبنی نہیں ہوگا۔ کیونکہ چالیس سال تک جس شخص نے ایک معمولی جھوٹ بھی نہیں بولا ہو یکدم خدا تعالیٰ پر اتنا بڑا افتراء کیسے کرنے لگ جائے گا

۲۔ نصرتِ الٰہی

اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل اور حتمی قانون ہے کہ اس کے مرسلین و مامورین اور ان کی جماعتیں ہمیشہ اپنے مخالفوں پر غالب رہتی ہیں۔ مامورین اور مرسلین سے اللہ تعالیٰ کا سلوک وہ ہوتا ہے جو محبوبوں اور پیاروں سے ہوتا ہے اگر خدا تعالیٰ ان سے محبوبوں اور پیاروں کا سا سلوک نہ کرے تو ان کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی اب اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرسل ہوں۔ اس کا نبی ہوں تو اس کی صداقت کو پرکھنے کا آسان طریق یہ ہے کہ اس سے اللہ کا سلوک کیا ہے۔ دنیا کا ایک حاکم یا ایک بادشاہ کسی کو اپنا نائب بنا کر کہیں بھیجتا ہے تو اس کی حفاظت کے سامان کرتا ہے اس کا ہر طرح خیال رکھتا ہے حسبِ ضرورت اس کی مدد و نصرت کرتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ جو حقیقی بادشاہ ہے جس کا دستِ قدرت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے وہ عالم الغیب ہے۔ وہ اپنے انبیاء و مرسلین اور مامورین جنہیں وہ دنیا میں اپنا نائب بنا کر بھیجتا ہے۔ کی اعانت اور نصرت کیوں نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے اس اصول صداقت کو قرآن کریم میں بیان کیا ہے فرماتا ہے۔

كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا
وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ
عَزِيزٌ
(مجادلہ ۲۲)

اللہ تعالیٰ نے فرض کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا
لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ
إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ
وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ
(صافات: ۱۷۲ تا ۱۷۴)

اور ہمارا فیصلہ ہمارے بندوں یعنی رسولوں کے لئے گذر چکا ہے۔ جو یہ ہے کہ ان کی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر یعنی مومنوں کا گروہ ہی غالب رہے گا۔

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ
آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ
يَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ۔
(مومن ۵۲)

ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے

يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَن
يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ
(الحشر ۷)

اللہ اپنے رسولوں کو جس کو چاہتا ہے مالک بنا دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي
الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ
أَطْرَافِهَا أَفَهُمُ [illegible]
(الانبیاء ۴۵)

کیا منکرین نبوت نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو آہستہ آہستہ چاروں طرف سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں کیا اب بھی وہ خیال کرتے ہیں کہ وہی غالب ہیں ان سب آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قوت غلبہ اور قدرت کے اظہار کے لئے یہ قانون بنایا ہے کہ وہ ہر زمانہ میں اپنے رسولوں اور نبیوں کو ان کے مخالفین کے مقابلہ میں اپنی نصرت و اعانت سے نوازتا ہے اور انہیں غلبہ عطا کرتا ہے۔ انبیاء و مرسلین کی جماعتوں کو بتدریج بڑھاتا ہے۔ انہیں ترقی دیتا ہے۔ پس ایک سچے اور راستباز مدعی نبوت کی صداقت کا یہ معیار ہے کہ اسے ہر گام پر نصرتِ خداوندی نصیب ہو۔ اور اس کی جماعت ہی ترقی کرے اور مخالف اس کے بارہ میں باوجود ظاہری قوت و غلبہ کے خائب و خاسر ہوں۔

۳۔ اظہار علی الغیب

ایک سچے اور راستباز مرسل و مامور من اللہ کی ایک واضح علامت یہ ہوتی ہے کہ کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے اس کی وحی مصفا پانی کی طرح کدورت سے پاک ہوتی ہے۔ اسے آفاقی اور نفسی دونوں دونوں قسم کے روشن نشان دیئے جاتے

ہیں۔ اسے بعض عظیم الشان امور سے قبل از وقت اطلاع دی جاتی ہے۔ اس کا غیر اس غیر معمولی امتیاز اور سلوک سے محروم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ۔

(جن ۲۷، ۲۸)

غیب کا جاننے والا وہی اللہ ہے۔ اور وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کے لئے پسند کرتا ہے۔ یعنی اس کو وہ کثرت سے علوم غیبیہ بخشتا ہے۔ غیب سے مراد وہ خالص غیب ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نہیں ہوتا۔ اس غیب کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ

(انعام ۔ ۶)

اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں سوائے اس کے ان (یعنی غیبوں کو) کوئی نہیں جانتا۔

اب چونکہ غیب کے خزانے خدا تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اس کی کنجیاں بھی اسی کے پاس ہے۔ کسی اور کے پاس نہیں قادر و مقتدر خدا کے اس خزانہ کو کوئی شخص چرا بھی نہیں سکتا۔ اس لئے اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور پھر اسے بکثرت امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے۔ اس کے حق میں آفاقی اور انفسی نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کی پیشگوئیاں غیر معمولی حالات میں وقوع میں آجاتی ہیں تو وہ بے شک اپنے دعویٰ نبوت میں سچا اور راستباز ہے۔ کیونکہ غیب کے متعلق وہی شخص اطلاع دے سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود اس پر مطلع کیا ہو غیب گوئی اللہ تعالیٰ کے مرسلین اور ماموروں کی صداقت کی بیّن اور واضح دلیل ہے۔

۴۔ مقصدِ بعثت میں کامیابی

اللہ تعالیٰ نے اپنے ماموریں اور انبیاء کا ایک بڑا معیارِ صداقت یہ بتایا ہے کہ جو شخص اپنے پاس سے کلام بنا کر اور پھر اسے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دے وہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتِ وقت کی طرف سے جھوٹا حکم سنانے والا یا جھوٹ موٹ حکومت کا کارندہ بن کر پبلک کو دھوکہ دینے والا حکومت کی پکڑ سے محفوظ نہیں رہ سکتا پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ خدائے واحد مقتدر کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والا اس کے غضب اور قہر سے بچ جائے گا۔ پس ایک سچے اور راستباز مرسل و مامور کی یہ علامت ہے کہ وہ نہ صرف خدا تعالیٰ کی پکڑ سے محفوظ رہتا ہے۔ بلکہ ہر آن اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اس کے شاملِ حال رہتی ہے۔

دوسری بات اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ ایک مفتری اپنے مقصد تعلیم میں کامیاب نہیں ہوتا گو یہ ممکن ہے کہ کچھ لوگوں کو وقتی طور پر اپنے ساتھ ملا لے یا کچھ دولت اکٹھی کر لے۔ مگر یہ اس کا مقصدِ بعثت نہیں۔ ہر مدعی کا اپنا کوئی مقصد اور تعلیم ہوتی ہے۔ اگر وہ جھوٹ موٹ خدا تعالیٰ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے اور افتراء سے کام لیتا ہے تو وہ اپنے اس مقصدِ بعثت میں کامیاب نہیں ہوگا اس کی لائی ہوئی تعلیم دنیا میں نہیں پھیلے گی۔

مقصدِ بعثت میں کامیابی کا معیار صداقت ایسا عظیم الشان ہے کہ کوئی جھوٹا مدعی نبوت اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اللہ تعالیٰ نے اس معیارِ صداقت کو قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔ فرماتا ہے۔

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ۔

(یونس ۵ نحل ۱۱۸)

اے رسول! تو کہدے کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوتے۔

ایک اور جگہ اس معیارِ صداقت کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے یوں ذکر کیا ہے کہ:۔

لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ۔

(طٰہٰ ۔ ۶۲)

اے لوگو! تم اللہ پر جھوٹ نہ بولو ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو عذاب کے ذریعہ سے پیس ڈالے اور جو کوئی خدا پر افترا کرتا ہے ناکام ہو جاتا ہے۔

سورۃ الحاقہ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ دعویٰ پیش فرمایا ہے کہ قرآن ایک معزز رسول کا کلام ہے یہ نہ کسی شاعر کا کلام ہے اور نہ کسی پادری پنڈت کی باتیں۔ یہ رب العٰلمین کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ وہاں اس کی دلیل یہ بھی بطور پر بیان فرمایا ہے کہ

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ

(حاقہ آیت ۴۵ تا ۴۸)

اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ گردن کاٹ دیتے سو اس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا۔

ان آیات کی رو سے کوئی مفتری اور جھوٹا مدعی نبوت خدا تعالیٰ کی پکڑ سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اور نہ وہ اپنے مقصدِ بعثت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس کی لائی ہوئی تعلیم دنیا میں پھیلتی نہیں۔ پس اگر کوئی مدعی نبوت خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جاتا ہے اور نہ صرف بچ جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید اس کے شاملِ حال رہتی ہے۔ اور پھر دشمنوں کی انتہائی مخالفتوں کے باوجود اس کی لائی ہوئی تعلیم دنیا میں پھیل جاتی ہے تو یہ اس کی سچائی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا زبردست ثبوت ہے

۵۔ مخالفین کی ناکامی

اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت ہے کہ اس کے مرسلین اور ماموریں کے مخالف اور مقابلہ کرنے والے ناکام ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جب دنیا میں ہمارے پیاروں اور عزیزوں کو کوئی تکلیف دے تو ہم اس کا مقابلہ کرتے ہیں اسے سزا دیتے ہیں اگر کوئی ان کے رستہ میں روک پیدا کرے تو اس روک کو دور کرتے ہیں پھر خدا تعالیٰ جو ایک قادر و مقتدر ہستی ہے وہ اپنے پیاروں اور فرستادوں کو تکلیف دیئے جانے پر غیرت کیوں نہ کھائے انسانی عقل یہ چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا مقابلہ کرے جو اس کے پیاروں اور فرستادوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور وہ انہیں ناکام و نامراد کرے جو اس کے پیاروں کو ناکام کرنا چاہتے ہیں اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کی محبت اور اس کا تعلق مشتبہ ہو جائے اور [illegible] کے ماموروں کے دعوے جھوٹے ثابت ہوں

اللہ تعالیٰ نے صداقتِ انبیاء کے ثبوت کے طور پر اس دلیل کو پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ۔ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ

(انعام ۱۱، ۱۲)

تجھ سے پہلے جو رسول گذرے ہیں ان سے بھی ہنسی کی گئی۔ تھی نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے جنہوں نے ہنسی کی تھی۔ انہیں اسی عذاب نے آگھیرا جس سے وہ ہنسی کر رہے تھے۔ تو انہیں کہدے ذرا زمین میں پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنبِهِ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا۔

(عنکبوت ۴۱)

ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا۔ سو ان میں سے کوئی تو ایسا تھا کہ ہم نے اس پر پتھروں کا مینہ برسایا اور کوئی ایسا تھا کہ اس کو سخت عذاب نے پکڑ لیا اور کوئی ایسا تھا کہ ہم نے اس کو ملک میں ذلیل کر دیا۔ اور کوئی ایسا تھا کہ ہم نے اسے غرق کر دیا۔

قرآن کریم نے اس کی متعدد مثالیں بھی دی ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے دشمن طوفان (نوح) میں غرق ہو گئے۔ (یونس [illegible]) حضرت لوط علیہ السلام کے دشمن پتھروں کی بارش کا شکار ہوئے۔ (الشعراء ۱۷۳) حضرت ہود علیہ السلام کو جھٹلانے والی قوم عاد ہلاکت سے دوچار ہوئی [illegible]

حضرت صالح علیہ السلام کی دشمن قوم ثمود زلزلہ کے عذاب کا شکار ہوئی (الشعراء ۱۵۹) حضرت شعیب علیہ السلام کے دشمنوں کو گھنے اور مہیب بادلوں اور زلزلہ کے عذاب نے آپکڑا۔ (اعراف ۹۲ - الشعراء ۱۹۰) فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر آیا تو نہ صرف وہ اپنے لشکر سمیت سمندر میں غرق کر دیا گیا (طٰہٰ ۵۰) بلکہ اس کے بدن کو ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھ کر عبرت کا نشان بنا دیا گیا (یونس ۹۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں آنے والے مسلمانوں کی تلواروں سے جنگ بدر میں صفحۂ ہستی سے مٹا دئے گئے (انفال ۱۸) اور اُن کی نسلیں منقطع ہوگئیں (کوثر ۴)

پس اگر کوئی شخص یہ دعوے کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرستادہ اور اس کا رسول ہوں تو اس کی صداقت کا یہ ثبوت ہوگا کہ اس کے مقابلہ میں آنے والے مخالفین ناکام و نامراد ہوں۔ اور وہ (مدعی نبوت) اپنے مقصد بعثت میں کامیاب و کامران ہوں۔ اس کی تعلیم دنیا میں پھیلے اور اس کی صداقت پر مہر ثبت کرے۔ ❊

برمنگھم (برطانیہ) کے دو گوردواروں میں اور خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں احمدی مبلغ کی تقاریر

برطانیہ آنے کے بعد چونکہ میری تقاریر مختلف سکھ گوردواروں میں ہو چکی تھیں۔ اس لئے ان تقاریر سے متاثر ہوکر مکرم عبدالرشید صاحب حیدر آبادی سابق صدر جماعت احمدیہ برمنگھم کی تحریک پر مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب صدر جماعت احمدیہ برمنگھم نے اپنے ہاں دو گوردواروں میں میری تقاریر کا انتظام کیا۔ اور بذریعہ فون خاکسار کو اطلاع دی۔ کہ ۲۶ر اکتوبر کو یہ تقاریر ہوں گی۔ برمنگھم شہر بریڈفورڈ شہر سے ۱۲۵ میل دُور ہے۔ چنانچہ ۲۶ر اکتوبر کو خاکسار عزیزم ناصر احمد امینی سلمہ اللہ کی موٹر میں اپنے بعض عزیز واقارب کے ہمراہ پروگرام کے مطابق برمنگھم پہنچ گیا۔ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب صدر جماعت و دیگر احباب جماعت سے مقررہ مقام پر ملاقات ہوئی اور اُن کے ہمراہ پہلے ایک گوردوارہ میں گئے۔ اور قریباً ½ گھنٹہ خاکسار نے گورو نانک رحؒ اور اُن کی تعلیمات اسلامی نقطۂ نگاہ سے" کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد صدر صاحب پربندھک کمیٹی اور سکریٹری صاحب نے بہت ہی اچھے ریمارکس دئے۔ اور جماعت احمدیہ کی تعلیمات اور عمل کو سراہا۔ اور پربندھک کمیٹی کی طرف سے سروپا پیش کیا۔

اس گوردوارہ سے فارغ ہوکر ہم دوسرے گوردوارہ میں پہنچے۔ وہاں بھی قریباً ½ گھنٹہ متذکرہ بالا موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد سکریٹری صاحب گوردوارہ کمیٹی نے اچھے پیرایہ میں تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عقائد کی سراہنا کی۔

تقاریر سے فارغ ہوکر ہم مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب کے مکان پر آئے انہوں نے دعوت طعام کا انتظام کیا تھا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ وہاں سے فارغ ہوکر مقامی خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ اور "نئے نظام کے قیام کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا کردار" کے موضوع پر تقریر کی۔ جو بفضلہٖ تعالیٰ نوجوانان احمدیت نے پسند کی۔ ظہر وعصر کی نمازوں سے فارغ ہو کر بعد دُعا ہم برمنگھم سے بریڈفورڈ کے لئے واپس روانہ ہوئے اور ۸ بجے شب بخیریت پہنچ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ اُن سب احباب کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس تبلیغی سفر اور تبلیغی و تربیتی تقاریر کا انتظام کیا۔ اور اس کے خوش کُن نتائج ظاہر ہوں۔ آمین۔

خاکسار۔ شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی نزیل بریڈفورڈ

دُعائے نعم البدل

مکرم شمیم الہدیٰ صاحب آف کلکتہ کے دو چھوٹے بچے کالرا کے حملے سے ایک دن کے وقفہ کے ساتھ ۲۲ و ۲۳ر اکتوبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دونوں بچے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کے نواسے تھے۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ والدین اور پسماندگان کو اس صدمے کو برداشت کرنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ مکرم شمیم الہدیٰ صاحب کی اہلیہ محترمہ اُمید سے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل سے نوازے آمین۔

خاکسار۔ محمد انعام غوری قادیان

مختلف جماعتوں میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

جماعت احمدیہ حیدر آباد:۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کی برکتوں سے مستفیض ہونے کی احباب جماعت کو توفیق ملی۔ حیدر آباد احمدیہ جوبلی ہال میں خاکسار کو اور مسجد احمدیہ بی بی بازار میں محترم محمد صادق صاحب سکریٹری تبلیغ و تربیت کو نمازِ تراویح پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

قرآن کریم کا درس خاکسار بعد نمازِ عصر احمدیہ جوبلی ہال میں اور بعد نماز فجر شکر گنج میں دیتا رہا۔ البتہ بروز جمعرات مکرم سید جہانگیر علی صاحب فلک نما کے مکان پر اور مکرم سیٹھ سید حسین صاحب کے مکان پر بروز ہفتہ قرآن کریم کا درس دیتا رہا۔ بعد نمازِ تراویح حدیث شریف کا درس دیا جاتا رہا۔

ہر اتوار کو درس القرآن اور افطار کا خصوصی پروگرام احمدیہ جوبلی ہال میں ہوتا تھا۔ احباب کثرت سے شرکت فرماتے رہے کئی مخیر احباب حاضرین کو روزہ افطار کراتے رہے۔ امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب۔ محترم عبدالمجید صاحب عثمان آبادی۔ اور محترم احمد حسین صاحب جنرل سکریٹری۔ ۲۹ر رمضان کو اجتماعی دُعا ہوئی کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ اس روز محترم سیٹھ سیّد حسین صاحب کی جانب سے حاضرین کا روزہ افطار کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین

سکندر آباد:۔ سکندر آباد اللہ دین بلڈنگس میں بھی درس و تدریس عبادات کا سلسلہ جاری رہا۔ محترم محمد حنیف صاحب نمازِ تراویح پڑھاتے رہے۔ البتہ محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب ہفتہ میں دو روز کافی دور سے تشریف لاکر اللہ دین بلڈنگ میں نمازِ تراویح پڑھاتے رہے۔

ان مبارک ایام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اور سب بزرگوں کے لئے دعا کی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

خاکسار۔ عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جماعتِ احمدیہ رشی نگر:۔ جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر) میں رمضان المبارک میں ایک خاص چہل پہل رہی ان ایام کو فرمان نبوی (کثرت سے ذکر الٰہی ہونا چاہیئے) کے مطابق گذارا گیا۔

صبح سحری کے وقت نوجوان احباب کو جگاتے رہے۔ خاکسار نمازِ تراویح پڑھاتا رہا۔ فرائض نماز اور تراویح کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق "صد سالہ جوبلی" کی نفلی عبادات اور دُعاؤں کا بھی التزام سے پروگرام جاری رہا۔

بعد نماز فجر خاکسار (حدیث) بخاری شریف کا درس دیتا رہا۔ جس کو احباب پورے انہماک اور توجہ سے سُنتے رہے۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک اور روزوں کی اہمیت و فضلیت اور اس برکت والے مہینہ کی فضلیت پر قرآن و حدیث کی روشنی میں تقاریر ہوتی رہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین کی درازی عمر و صحت و سلامتی، اسلام و احمدیت کی سربلندی کیلئے اجتماعی دُعائیں کی جاتی رہیں۔ کئی تربیتی جلسے منعقد کئے۔ احباب کو روزوں کی فضلیت اور اہمیت کی تربیت دی جاتی رہی۔

اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

خاکسار۔ بشارت احمد بشیر مبلغ سلسلہ

بنگلور میں جلسہ تحریکِ جدید:۔ مکرم محمد عبید اللہ صاحب شرلیشی سکریٹری تحریک جدید بنگلور نے رپورٹ بھیجی ہے کہ بنگلور میں ہفتہ تحریک جدید مورخہ ۷ر اکتوبر کو زیر صدارت مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب صدر جماعت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم بی۔ ایم نثار احمد صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم ڈی سلیمان صاحب کی نظم خوانی کے بعد تحریک جدید کی غرض وغایت پر خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں خاکسار اور مکرم محمد اسحاق صاحب تنویر نے تقریریں کی۔ اور آخر پر مکرم صدر صاحب نے تحریک جدید کے اُنیس مطالبات پر روشنی ڈالی۔ اور دُعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ حاضری معقول تھی۔

عہدیداران جماعت حصول چندہ اور وعدہ جات کے لئے بہت کوشش کر رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے ذمہ چندہ کو جلد ادا کرنے کی توفیق دے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

جزائر انڈیمان میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

از مکرم مولوی عبدالسلام صاحب مبلغ انڈیمان مقیم پورٹ بلیر

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ پیشگوئی "میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے" کے مطابق ۱۹۱۶ء میں وہ مبارک تخم۔ احمدیت سمندر پار جزائر انڈیمان میں بھی بویا گیا۔ اور وہ تخم بڑھ کر آج ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت یہاں ایک مخلص جماعت قائم ہے۔ خاکسار کو یہاں بطور مبلغ تبلیغ و تربیت کی سعادت مل رہی ہے۔

ماہ مئی ۱۹۷۵ء میں خاکسار مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس کے ہمراہ یہاں آیا۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کچھ عرصہ یہاں رہ کر تبلیغ و تربیت کا فریضہ سر انجام دینے کے بعد واپس اپنے مشن ہاؤس تشریف لے گئے اور خاکسار کا یہاں بطور مبلغ تقرر ہوا۔ خاکسار نے انڈیمان میں آنے کے بعد انفرادی تبلیغ کی۔ تبلیغی بات چیت اور لٹریچر تقسیم کیا۔ جماعت کے بارہ میں غلط فہمیوں کے ازالہ کی کوشش کی اور ہر طبقہ کے لوگوں سے میل ملاپ اور تعلقات پیدا کیا۔ یہاں ایک طبقہ تو ایسے لوگوں کا ہے جنہوں نے کبھی احمدیت کا نام ہی نہیں سنا تھا ایسے لوگوں سے ملاقات کرنے اور احمدیت کا تعارف کرانے کا موقعہ ملا اور ان کو لٹریچر دیا گیا۔

صدر مقام پورٹ بلیر اور دیگر اہم مقامات و جزائر میں باوجود سخت مخالفت کے خوب تبلیغ کی اور مناسب لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بستیوں اور آبادیوں میں جا کر تبلیغ کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ سب سے پہلے پورٹ بلیر سے تقریباً ۱۶ میل کے فاصلہ پر واقعہ میٹھا کھاڑی بستی میں تبلیغ کی۔ اس بستی میں ہر مذہب کے لوگ بڑے پیار و محبت سے رہتے ہیں۔ اکثر مسلمان آباد ہیں۔ یہاں ہندی اور برمی زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ہمارے ایک مخلص احمدی نوجوان مکرم سلطان احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ کا غیر احمدی سسرال یہاں ہے۔ ہم نے اس بستی والوں کو یہ ربانی پیغام پہنچاتے ہوئے زبانی اور لٹریچر کے ذریعہ خوب تبلیغ کی۔ گھر گھر میں جا کر مناسب رنگ میں دلائل سے احمدیت کی سچائی ثابت کرنے کی کوشش کی اس دوران میں پردھان پنچایت (سربراہ بستی) اور سرپنچ اور دیگر سرکاری افسران سے ملاقات کر کے جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ سرکاری افسران سے ملاقات کرتے ہوئے بتایا گیا کہ احمدیہ جماعت ایک امن پسند خالص مذہبی جماعت ہے سیاست سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہمارا یہ اصول ہے کہ جماعت کا ہر فرد پُرامن زندگی بسر کرے حکومت وقت سے تعاون کرے فتنہ فساد۔ ہڑتال وغیرہ تخریبی کارروائیوں میں حصہ نہ لے۔ اور دیش میں امن اور شانتی قائم کرنے میں حکام کو پورا تعاون دے اسی دوران میں ایک معزز ہندو دوست جو اعلیٰ افسر ہیں انسپکشن کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے تھے ان سے کافی دیر تک مختلف مذہبی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی اور وہ جماعت سے کافی متاثر ہوئے۔

میٹھا کھاڑی میں وہاں کے بارسوخ مسلمانوں کے تعاون سے مسجد میں تبلیغی تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ نہایت پرامن اور سنجیدہ مجلس تھی خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک اس مسجد میں امام مہدیؑ کے ظہور وفات مسیح اور اجرائے نبوت وغیرہ مسائل پر تقریر کی۔ جو بڑی توجہ سے سنی گئی۔ تقریر کے اختتام پر حاضرین نے خاکسار سے متعدد سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

مورخہ ۲۰/۷ کو پروگرام کے مطابق خاکسار مکرم سلطان احمد صاحب کو ہمراہ لیکر یہاں سے تقریباً ۱۸ میل کے فاصلہ پر انڈوگڑ براینچ بستی میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوا۔ یہ بستی چاروں طرف جنگلات اور زرخیز زمین سے گھری ہوئی پہاڑی بستی ہے یہاں بھی مسلمان آباد ہیں۔ ملیالم زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس بستی میں بھی انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے مطلع کیا گیا۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا و استخارہ کرنے کو کہا گیا۔

مورخہ ۲۱/۷ کو مکرم سلطان احمد صاحب کو ہمراہ لے کر خاکسار نے ہاتھی ٹاپو بستی میں تبلیغ کی یہ بستی پورٹ بلیر سے تقریباً ۱۹ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ نمونہ گھر بستی راستہ میں پڑتی ہے۔ اس بستی میں بھی تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ پھر ہاتھی ٹاپو کے لئے روانہ ہوئے جنگلات سے گھری ہوئی یہ چھوٹی سی پہاڑی بستی ہے یہاں بھی تبلیغ شروع کی اور گھر گھر میں گھوم کر تبلیغ کی۔ ملاقاتیوں سے گفتگو کرتے رہے۔ بعض اعتراضات اور غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی سعی کی گئی۔ اس طرح ہم اس تبلیغی دورہ سے بخیریت واپس بذریعہ بس پورٹ بلیر پہنچ گئے۔

صدر مقام سے تقریباً سات میل کے فاصلہ پر کالیکٹ بستی مالا باری سنی مسلمانوں سے آباد ہے۔ ملیالم زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہاں پر سنی مسلمانوں کا ایک اچھا مدرسہ اور خوبصورت جامع مسجد بھی ہے۔ خاکسار مکرم نذیر احمد صاحب صدر جماعت اور مکرم غلام احمد صاحب کو ہمراہ لے کر تبلیغ کے لئے روانہ ہوا۔ بس سے اتر کر تبلیغ کرتے ہوئے دو میل پیدل جانے کا ارادہ تھا تاکہ راستہ میں ملاقاتیوں اور ارد گرد کے گھروں میں تبلیغ کر سکیں۔ چنانچہ راستہ میں ملنے والوں کو اور گھروں میں تبلیغ کرتے اور تبادلہ خیالات کرتے ہوئے بستی میں پہنچے۔ یہاں بھی گھر گھر جا کر تبلیغ کی۔ مسلمانوں کے علاوہ چند عیسائیوں کے گھر بھی ہیں۔ ہم نے ان گھروں میں بھی جا کر مناسب رنگ میں تبلیغ کی۔ ایک عیسائی دوست مسٹر جورج سے تبادلہ خیالات کرتے ہوئے بائیبل کے حوالہ جات سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کی کوشش کی اور مناسب لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔

بمبو فلاٹ۔ سٹورٹ گنج۔ ویمبرلی گنج اور مٹلی نگالٹ میں جا کر تبلیغ کی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ بعض گھروں میں جا کر تبلیغی گفتگو کی۔

جناب پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی جی کے ایمرجنسی کے نفاذ پر برقی پیغام دیتے ہوئے بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ پورٹ بلیر انڈیمان آپ کے اس قابل تعریف مستحسن اقدام پر دلی مبارکباد دیتی ہے اور ہم آپ کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ اور دیگر حکام کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔

ایسے پیغام شری چیف کمشنر انڈیمان S. M. Krishnatry کو اور دیگر اعلیٰ افسران کو بھی بھیجے گئے۔ جماعت احمدیہ کی حکومت کے ساتھ پورا تعاون دینے اور دیش میں امن و شانتی برقرار رکھنے کے پیغام کا یہاں بہت ہی اچھا اثر پیدا ہوا جماعت احمدیہ کی اصولی تعلیم اور سابقہ روایات اس موقعہ پر بار بار لوگوں کے سامنے لانے کی کوشش کی۔

۱۵ اگست کو یوم آزادی کی تقریب پر صدر مقام پورٹ بلیر میں تمام جزائر سے دیہاتی لوگ کثیر التعداد میں جمع ہو گئے تھے۔ پروگرام کے مطابق خاکسار خدام کو لیکر تبلیغ کے لئے نکلا۔ تبلیغ کا یہ ایک اچھا نادر موقعہ تھا۔ اس موقعہ پر لوگوں کو جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے تبلیغ شروع کی۔ اور مطالعہ کے لئے مطالبہ کرنے والوں کو لٹریچر اور پمفلٹ وغیرہ دئے گئے۔ اس مجمع میں بہت بڑا طبقہ ایسے لوگوں کا تھا جنہوں نے کبھی احمدیت کا نام ہی نہیں سنا۔ ان لوگوں سے ابتدائی ملاقات میں احمدیت کا تعارف کرایا جاتا رہا۔ اور پھر مناسب لٹریچر دیا جاتا رہا۔

اسی دن شام کو نیکو بار NICOBAR کے جزائر سے آئے ہوئے ۵ نمائندوں کو تبلیغ کرنے کا عمدہ موقعہ ملا ہے۔ نیکو باری باشندے سادہ مزاج سچائی پسند اور اچھے اخلاق کے ہوتے ہیں۔ (نیکو بار میں خاص پرمٹ کے بغیر جانے کی ممانعت ہے) وہاں عیسائیوں کا زور ہے خاکسار ان نیکو باری نمائندوں کو احمدیہ جماعت کا تعارف کراتے ہوئے تبلیغ کی۔ جماعت احمدیہ کے حالات روایات۔ اصولی تعلیم اور مقصد وغیرہ سے آگاہ کیا۔

مورخہ ۹/۷ کو آل انڈیا ریڈیو پورٹ بلیر سے رمضان کے بارہ میں خاکسار کی تقریر بھی نشر ہوئی۔ جسکا اچھا اثر ہوا۔

مورخہ ۱۰/۷ کو ریڈیو کے نمائندہ مشن ہاؤس تشریف لائے جہاں انکا استقبال کیا گیا اور احمدیہ جماعت کی ابتدائی تاریخ اور موجودہ پوزیشن وغیرہ سے آگاہ کیا گیا۔ اور قیام کی غرض و غایت اور اشاعت اسلام کے سلسلہ میں کی جانے والی عظیم الشان خدمات کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

اس کے بعد خاکسار نے انکی خدمت میں مطالعہ کیلئے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ (پہلا پارہ) اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی ایڈیشن اور دیگر انگریزی اور ہندی لٹریچر تحفہ کے طور پر پیش کیا جسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا۔

ان جزائر میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے باوجود سخت مخالفت کے اللہ تعالیٰ تبلیغ کا موقعہ عطا فرماتا ہے ان تبلیغی جد و جہد کو کامیاب بنانے کیلئے خاص طور پر مکرم نذیر احمد صاحب صدر جماعت مکرم سلطان احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ۔ مکرم حبیب الرحمٰن صاحب۔ مکرم غلام احمد صاحب۔ مکرم ابو بکر صاحب وغیرہ نے خوب تعاون کیا ہے جو شکریہ کے مستحق ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ آخر میں قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے احمدیت کی ترقی کے سامان مہیا فرمائے۔ ہماری حقیر کوششوں کو اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا پہلا سالانہ اجتماع

بقیہ صفحہ اول

زیر صدارت مکرم عبد المجید صاحب ٹاک، اجتماع کا پہلا تربیتی اجلاس مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ بعدہٗ جنرل سیکرٹری صاحب نے دوبارہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف سے موصول شدہ پیغامات پڑھ کر سنائے۔ نیز اپنے خطاب میں اس قسم کے اجتماع کو تربیتی و تبلیغی ہر لحاظ سے ضروری اور اہم قرار دیتے ہوئے کشمیر کی جماعتوں کے خدام کی اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں سعی اور کوشش کو سراہا۔

بعدہٗ مکرم سید رشید احمد صاحب ایل ایل بی آف آسنور۔ مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ اور مکرم شکیل احمد صاحب ایل ایل بی آف سرینگر نے "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ بھدرواہ نے خلافت ثالثہ کے بابرکت دور کی اہم تحریکات پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو ان جملہ تحریکات پر عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے نظم پڑھ کر سنائی۔

ازاں بعد مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد نے آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ کی تلاوت کرکے جملہ خدام کو اپنی حالت میں نمایاں تبدیلی پیدا کرنے اور اپنے آپ کو دنیا والوں کے لئے نیک اور بے مثال نمونہ بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ ساتھ ہی آپ نے باہر سے تشریف لانے والے جملہ خدام و انصار کا شکریہ ادا کیا کہ وہ تکلیف برداشت کرکے ہمارے یہاں آئے اور اس بابرکت اجتماع میں شرکت کرکے اسے کامیاب بنایا۔

آخر میں صدر مجلس نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے جملہ احباب اور خصوصاً احباب جماعت احمدیہ ناصر آباد کا شکریہ ادا کیا اور انہیں مبارکباد پیش کی کہ اس سے قبل انہوں نے فضل عمر ٹورنامنٹ کے نام پر ناصر آباد میں کھیلوں کے پروگرام کا سلسلہ جاری کیا جو کہ غیروں میں تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اور اب بھی اس بابرکت اجتماع کی ابتداء انہی کی جماعت میں ہوئی ہے۔ آخر میں جملہ تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جملہ احباب جماعت کو اپنے اندر اعلیٰ اور نمایاں اخلاق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح یہ تربیتی اجلاس بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس ختم ہونے پر مسجد میں ہی مہمانوں کو شام کا کھانا کھلایا گیا۔ کھانا کھانے کے بعد باہر سے آئے ہوئے خدام مسجد میں ہی سو گئے۔

نمازِ تہجد

جنرل سیکرٹری صاحب مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی طرف سے پہلے ہی یہ اعلان ہو چکا تھا کہ سحری کے وقت پانچ بجے نماز تہجد ادا کی جائیگی۔ چنانچہ پانچ بجنے سے پہلے ہی تمام خدام و انصار نیند سے جاگ کر حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر وضو کرکے مسجد میں جمع ہو گئے۔ اور مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ ناصر آباد کی امامت میں نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد نے قرآن کریم کا درس دیا۔ جس میں سورہ بقرہ کے پہلے رکوع کا ترجمہ و مختصر تفسیر کشمیری زبان میں بیان کی۔

دوسرا اجلاس

۲۶ اکتوبر بروز اتوار نماز فجر اور درس قرآن مجید کے فوراً بعد مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل کی صدارت میں مکرم نعمت اللہ صاحب لون قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ ناصر آباد کی نظم خوانی کے ساتھ اجتماع کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ کی بعنوان "ختم نبوت کی حقیقت" ہوئی۔ آپ نے آیات قرآنیہ اور احادیث سے نبوت کے حقیقی معنی بتاتے ہوئے ثابت کیا کہ نبوت ایک عظیم انعام ہے جو امت محمدیہ میں جاری ہے۔ اور تا ابد جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔

اس کے بعد مکرم عبد المجید صاحب ٹاک ایل ایل بی نے "جماعت احمدیہ میں خلافت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے نظام خلافت کو امت محمدیہ کی ترقی اور ان کے اتحاد کا واحد ذریعہ قرار دیا۔ بعدہٗ مکرم بشارت احمد صاحب ڈار نے نعتیہ کلام عجب

بدرگاہِ ذی شانِ خیر الانام

پڑھ کر سنایا۔ نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب آف آسنور نے "ختم نبوت کی حقیقت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے منکرین نبوت کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں قرآن پاک کی آیات اور ان احادیث پر غور کرنے کی طرف توجہ دلائی جن سے امت محمدیہ میں اجراء نبوت ثابت ہے۔ چوتھے نمبر پر خاکسار عنایت اللہ نے "خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ہمارا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کریں اور ایسا نیک نمونہ دنیا والوں کے لئے بنیں کہ ہماری صداقت اور دیانت کی قسم کھائی جا سکے۔

اس کے بعد تمام احباب صدر مجلس کی اجازت سے مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کے مکان پر چائے نوشی کے لئے تشریف لے گئے۔ بقیہ پروگرام موصوف کے مکان پر ہی منایا گیا جہاں پانچویں تقریر مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد نے "حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت اور آپؓ کے کارنامے" کے موضوع پر کی۔

آخر میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے صوبہ جموں و کشمیر کی جملہ خدام الاحمدیہ کی مجالس کو ان کے اس پہلے اجتماع پر مبارکباد پیش کی۔ اور احمدیت کے روشن مستقبل کو واشگاف رنگ میں بیان کیا۔ پھر صدر مجلس مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور اجلاس برخواست ہوا۔

والی بال میچ

بعدہٗ تمام حضرات کھیل کے میدان میں تشریف لے گئے جہاں ناصر آباد۔ آسنور۔ چک ایرچھ اور یاری پورہ کی والی بال کی ٹیمیں کھیلنے کے لئے آئی تھیں۔ چنانچہ ہر چار ٹیموں نے کھیل کا شاندار مظاہرہ کیا۔ جس سے تمام احباب محظوظ ہوئے ناصر آباد کی ٹیم فرسٹ آئی۔ اور اوّل انعام کی مستحق قرار پائی۔ اسی طرح آسنور کی ٹیم سیکنڈ آئی اور دوسرے انعام کی مستحق قرار پائی۔

ٹھیک بارہ بجے کھیل ختم ہوا۔ تمام احباب مسجد میں جمع ہوئے۔ دوپہر کا کھانا کھلایا گیا۔ ناصر آباد کے خدام نے نہایت ہی منظم رنگ میں باہر سے تشریف لائے ہوئے تمام خدام و انصار کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ اس سلسلہ میں مکرم محمد عبد اللہ صاحب آہنگر قائد مجلس خدام الاحمدیہ شورت نے بھی خدام الاحمدیہ شورت کی نمائندگی بہترین رنگ میں کی اور ناصر آباد کے خدام کے ساتھ مل کر ان کے ہر کام میں ہاتھ بٹایا جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اختتامی اجلاس

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔ بعد نماز مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب کی صدارت میں اختتامی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء نے کی۔ نظم مکرم صدر مجلس نے پڑھی۔ تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم جنرل سیکرٹری صاحب مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر نے جملہ خدام و انصار سے اختتامی خطاب کرتے ہوئے پھر سے اس اجتماع کی اہمیت اور فوائد پر روشنی ڈالی اور اس پہلے اجتماع کی امید سے بڑھ کر کامیابی پر اظہار مسرت کرتے ہوئے سب کو مبارکباد پیش کی۔ نیز آئندہ ہر سال کے اجتماع میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اسے کامیاب بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر خدام صحیح رنگ میں اس طرف توجہ دیں گے تو آئندہ اس اجتماع کو دو روز سے بڑھایا جا سکتا ہے۔

آخر میں مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل نے دعا کروائی اور آپ کی دعا کے ساتھ ہی صوبہ کشمیر کے خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ اور ہم سب کو زیادہ سے زیادہ ہر رنگ اور ہر حالت میں خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔

آمین ثم آمین۔

درخواستِ دعا

(۱)

محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی قائم مقام ایڈیٹر "بدر"، دہلی میں بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ گزشتہ دنوں بخار ۱۰۵ تک پہنچ گیا۔ خون وغیرہ کی چیکنگ کے لئے ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب جماعت مولوی صاحب موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (جاوید اقبال اختر)

(۲)

میرے خسر محترم ماسٹر عبد الرزاق صاحب پیٹ کی تکلیف سے عرصہ سے بیمار ہیں اور کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار جلال الدین نیّر
انسپکٹر بیت المال قادیان۔

دسویں صدی ھجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

برِّ صغیر پاک و ہند کے مشہور محدّث حضرت امام محمد طاہر گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام محمد طاہر گجراتی ؒ (ولادت ۹۱۴ھ ۱۵۰۹ء وفات ۹۸۶ھ ۱۵۷۸ء) برِّ صغیر پاک و ہند کے مایۂ ناز اور مشہور محدّث گزرے ہیں جن کی نظر حدیثِ نبویؐ پر حیرت انگیز طور پر وسیع تھی۔

حضرت امام طاہر گجراتی حدیث لانبی بعدی کی تشریح میں فرماتے ہیں:-

"ھٰذا ایضًا لا ینافی حدیث لانبی بعدی لانّہ اراد لا نبیّ ینسخ شرعہ"

حضرت عائشہؓ کے قول سے حدیث لانبی بعدی کی مخالفت نہیں ہوتی۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ایسا نبی نہ ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵ مطبع نولکشور

رپورٹ مجلس انصار اللہ کیرنگ

مکرم انیس الرحمٰن صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کیرنگ اپنی رپورٹ ماہ ستمبر ۱۹۷۵ء میں اطلاع دیتے ہیں کہ

(۱) اس ماہ مجلس کے دو اجلاس ہوئے۔ (۲) ان اجلاسات میں صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں پانچ نکاتی پروگرام کے بارے میں جملہ ممبران میں تحریک کی گئی۔ اور ان نکات کی غرض و غایت سمجھائی گئی۔ اور سب کو ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور چند ممبران سے یہ نکات سُنے بھی گئے۔ (۳) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا ٹریکٹ "[illegible] کا مقام ذمہ داری" ممبران کو سُنایا گیا۔ اور اس بارہ میں تفصیل کے ساتھ وضاحت کی گئی۔

(۴) تمام ممبران ماہِ رمضان میں باجماعت نماز تہجد، دیگر نمازوں اور درس میں شامل ہوتے رہے۔

(۵) جماعت کے دوستوں کو اسلامی شعار مثلاً ڈاڑھی رکھنا۔ ٹوپی پہننا۔ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ چنانچہ اب دوست اکثر ٹوپی پہنتے ہیں اور چند دوستوں نے ڈاڑھی بھی رکھی ہے۔ احباب کرام دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو شعائرِ اسلامی کی پابندی کرنے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور منشا کے ماتحت صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے پانچ نکاتی پروگرام پر عمل پیرا ہونے اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان)

چندہ وقفِ جدید

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے چندہ وقفِ جدید کا اجراء اس مقصد سے فرمایا تھا تا نئی پود کی تعلیم و تربیت کے لئے معلّمین مقرر کئے جا سکیں۔ بفضلہ تعالیٰ وقفِ جدید کے معلّمین بھارت میں توجہ سے اس فریضہ کی ادائیگی کر رہے ہیں۔ گویا ہر جماعت جہاں کوئی معلم متعین ہے وہاں کی تربیت اولاد کی ذمہ داری میں معلم والدین کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں یہ معمولی کام نہیں۔ اس لئے اس کا چندہ بھی خاص توجہ کا مستحق ہے۔ ذیل میں ان جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے سو فیصد سے اسّی فیصد وعدہ جات ادا کئے۔

(۱) سو فیصد ادا کنندہ: شاہجہانپور کٹیا۔ تیج پور بیمد۔ کمبریا۔ چنگاؤں۔ کوچ۔

(۲) نوّے فیصد ادا کنندہ: پٹنہ۔ مینا گڑھ۔ ناندیڑ۔ کینڈہ۔ بسنہ۔ پردا۔ ڈبرو گڑھ اردول۔ شموگہ۔ (۳) اسّی تا پچاسی فیصد ادا کنندہ: سانپور۔ دین سنگھ پور۔ لکھنؤ۔ منظفر آباد۔ کھڑک پور۔ غنیچہ بارہ۔ پنگال۔ عادل آباد۔ بھولی بنی۔

تمام جماعتوں کو سو فیصد چندے آخر ماہ دسمبر تک ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جنوری سے نئے سال کا آغاز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا کرے آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی ادائیگی کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکیدی حکم ارشاد فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن کریم کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں۔ اور بغیر کسی تحریک کے اپنی اس اہم ذمہ داری کو پُورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔

لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے ہیں جن پر زکوٰۃ تو واجب ہوتی ہے لیکن مسائلِ زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث یا اپنی غفلت کی وجہ سے اُن کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے۔ لہٰذا عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحبِ حیثیت افراد کا جائزہ لیں۔ اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔

مسائل زکوٰۃ سے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت یا دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

صدقات

کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ پر توکّل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دُور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقات بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت [illegible] کہ ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ ہی جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعائیں بھی کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۶ ستمبر بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بھدرواہ میں مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ بھدرواہ نے مکرم برادرم محمد اقبال صاحب ساکن نگر ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کاغذ گر آف بھدرواہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ شمشاد بانو صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر کے عوض کیا۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ پانچ روپے نشر و اشاعت اور پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: عبدالحفیظ بی۔اے۔ بی ایڈ بھدرواہ

آپ سے ایک سوال

کیا آپ کے پاس اس قدر وقت ہے کہ آپ اپنے اہل و عیال کی دینی تربیت کر سکیں؟ اگر نہیں تو آج ہی بدر کے خریدار بن کر استفادہ کریں۔ اور اگر آپ کے پاس وقت ہے تو بھی تربیتی اُمور کیلئے آپ کو دینی مواد درکار ہوگا۔ بدر آپ کی یہ ضرورت بھی پوری کر دے گا۔ (مینیجر بدر قادیان)